بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخلاقی تعلیم

دینیات

پہلا ایڈیشن

ماہِ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ماہِ مارچ ۲۰۱۵ء

Compiler

Ahem Cheritable Trust

Idara-e-Deeniyat, Bilasis Road, Mumbai Central, Mumbai - 400 008.

مرتب

اہم چیریٹیبل ٹرسٹ

ادارۂ دینیات، بلاسس روڈ، ممبئی سینٹرل، ممبئی ۔ ۴۰۰۰۰۸

Tel.:022-23051111 - Fax: 022-23051144 - Email : info@deeniyat.com - Website :www.deeniyat.in

پیش لفظ

شریعت اسلام میں انسان صحیح معنوں میں وہ ہے، جو اپنا مقصد تخلیق ہر لمحہ پیش نظر رکھ کر اسی میں مصروف عمل رہے اور زندگی کے تمام شعبوں میں اس کا ہر قدم صراط مستقیم پر استوار رہے، ایسے ہی انسانوں کو خساروں اور ہلاکتوں سے بری ''کامل انسان'' قرار دیا گیا ہے؛ لیکن وہ انسان جو ناشکری، بے صبری، عناد وسرکشی، مادیت وزر پرستی، بخل وکنجوسی، غرور وکبر اور قتل وغارت گری جیسی تمام لعنتوں میں گرفتار اور جو اپنی خساست کی وجہ سے مذہب، قوم اور وطن سب کے لیے ننگ و عار بن چکا ہو وہ صحیح معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہے۔

کیا عقل سلیم اس کی اجازت دے سکتی ہے کہ اسے انسانوں کے زمرہ میں شامل کیا جائے، جو بے گناہ لوگوں کو بھی اپنی سفاکی اور وحشیت کا نشانہ بناتا ہو، امانت و دیانت، صدق وسچائی اور وعدے کی پاسداری جیسی خوبیوں سے بالکل ناآشنا ہو، جو اپنے منافع کے لیے دوسروں کے ہر جانی و مالی نقصان کو انگیز کرتا ہو؟ ہرگز نہیں۔

کامل انسانیت کے حوالے سے شریعت اسلام کے اس عظیم تصور کو نئی نسلوں کے ذہنوں میں جاگزیں کرنا اور قرآن وسنت کے بیان کردہ اصول سے انھیں روشناس کرنا دور حاضر کے اہم ترین تقاضوں میں سے ایک ہے؛ تاکہ آنے والی نسلیں ذمے دار شریف اور سچے و پکے مسلمانوں کی طرح شریعت وسنت کی رہنمائی میں پیار ومحبت کے ساتھ اپنے اس ملک میں زندگی گزاریں، کیوں کہ محبت کی ایک صدا اور خلوص کی ایک ادا دلوں کو تسخیر کرنے اور لوگوں کو اپنا اسیر بنانے کی طاقت رکھتی ہے، آج پوری انسانیت اس آب حیات کے ایک ایک گھونٹ کو ترس رہی ہے۔

ادارۂ دینیات کے لیے یہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ اس نے نئی نسلوں کی دینی تعلیم وتربیت کے حوالے سے ایک رسالہ تیار کیا ہے، جس میں ایک انسان کے لیے انسانیت کے تقاضوں کو بہت ہی مختصر اور جامع انداز میں سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے، اللہ رب العزت کی ذات سے قوی امید ہے کہ یہ رسالہ نئی نسلوں اور معصوم بچوں کے ساتھ بڑی عمر کے لوگوں کے لیے بھی بے حد مفید ثابت ہوگا۔

ان شاء اللہ

صفحہ نمبر	عناوین	صفحہ نمبر	عناوین
۱۱	بغیر اجازت کسی کی چیز نہ لینا	۵	حلال روزی کمانا
۱۲	جھوٹی قسم کبھی مت کھانا	۵	حرام مال سے دور رہنا
۱۲	پسینہ سوکھنے سے پہلے مزدوری ادا کر دینا	۵	مشتبہ مال سے بچنا
۱۳	کسی چیز کا عیب چھپا کر مت بیچنا	۶	سود کبھی مت کھانا
۱۳	بیچی ہوئی چیز کو واپس لینا	۶	ناپ تول ٹھیک کرنا
۱۴	طاقت کے بل پر کسی کی چیز نہ لینا	۷	وعدہ پورا کرنا
۱۴	قرض شریعت کے اصول کے مطابق لینا دینا	۷	ہمیشہ خیانت سے بچنا
۱۴	صدقہ برابر نکالتے رہنا	۸	موت سے پہلے ہر ایک کا قرض ادا کرنا
۱۵	ہدیہ لینا دینا	۸	موت سے پہلے وصیت تیار رکھنا
۱۵	ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا	۹	وارثوں کو ان کی میراث دینا
۱۶	بیوی کے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھنا	۱۰	ضرورت مند کو قرض دینا
۱۶	غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کا خیال رکھنا	۱۰	حق وصول کرنے میں نرمی کرنا
۱۷	مل جل کر رہنا	۱۱	ضرورت کی چیزوں کو مہنگا بیچنے ....
۱۷	پڑوسی کا خیال رکھنا	۱۱	پاٹنرشپ میں امانت داری کا خیال رکھنا

صفحہ نمبر	عناوین	صفحہ نمبر	عناوین
۲۵	ہر جاندار پر رحم کرنا	۱۸	کسی کو تکلیف مت دینا
۲۵	زبان کی حفاظت کرنا	۱۹	نگاہ کی حفاظت کرنا
۲۵	بات چیت میں نرمی اختیار کرنا	۱۹	صاف صفائی کا خیال رکھنا
۲۶	مصیبت پر صبر کرنا	۲۰	فتنہ فساد قتل وخون ریزی سے دور رہنا
۲۶	ہمیشہ سچ بولنا	۲۰	راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا
۲۷	اللہ ہی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنا	۲۱	چوری نہ کرنا
۲۷	رحم دل ہونا سخت دل نہ ہونا	۲۱	مریض کی عیادت کرنا
۲۸	بدزبانی وسخت بات سے دور رہنا	۲۱	رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا
۲۸	جھوٹ کبھی مت بولنا	۲۲	خودکشی کبھی مت کرنا
۲۹	برائی کا جواب بھلائی سے دینا	۲۳	شراب کبھی مت پینا
۲۹	کسی سے بدگمانی مت کرنا	۲۳	ہر کسی سے اچھے اخلاق سے پیش آنا
۳۰	کسی کی غیبت نہ کرنا	۲۴	شرم وحیا کی صفت اختیار کرنا
۳۱	کسی پر ظلم نہ کرنا	۲۴	لوگوں سے درگزر کا معاملہ کرنا
۳۱	حسد مت کرنا	۲۴	چھوٹوں سے محبت اور بڑوں کی عزت کرنا

حلال روزی کمانا

بچو یادرکھو! ہمیشہ حلال روزی کمانا، کیوں کہ روزی دینے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے، اس نے جتنی روزی مقدر فرمائی ہے، وہ مل کر رہے گی، اب حرام طریقے سے روزی کمانے سے کیا فائدہ! اس میں ہماری دنیا وآخرت کا زبردست نقصان ہے؛ جب کہ حلال روزی سے دنیا وآخرت کی بھلائیاں ملتی ہیں، عبادت کی توفیق حاصل ہوتی ہے، دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں، ان میں سے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ [سورۂ بقرہ:۲:۱۷۲]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رزق کو دور نہ سمجھو؛ کیوں کہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنا رزق حاصل نہ کرلے؛ اس لیے بہتر طریقے پر رزق حاصل کرو، حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔ [مستدرک:۲۱۳۴، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما]

حرام مال سے دور رہنا

پیارے بچو! حرام وناجائز طریقے سے مال کمانے سے پرہیز کرنا، حرام وناجائز مال میں برکت نہیں ہوتی اور ایسے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا، دنیا میں جو شخص حرام مال کھا کر پلا بڑھا ہوگا وہ جنت سے محروم رہے گا اور دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام مال سے پلا بڑھا ہو۔ [طبرانی اوسط:۵۹۶۱، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

مشتبہ مال سے بچنا

بچو! جس طرح حرام مال سے بچنا ضروری ہے، اُسی طرح مشتبہ مال سے بچنا بھی بہت ضروری ہے؛ کیوں کہ مشتبہ مال میں بے احتیاطی انسان کو حرام تک پہنچا دیتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو حلال ہے، وہ واضح اور روشن ہے اور جو حرام ہے، وہ بھی واضح اور روشن ہے، اور ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ہیں، جو مشتبہ ہیں، ان کو (یعنی ان کے شرعی حکم کو) بہت سے لوگ نہیں جانتے، لہٰذا جو شخص شبہ والی چیزوں سے (احتیاطاً) پرہیز کرے، وہ اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالے گا اور بے داغ رہے گا اور جو شخص شبہ والی چیزوں میں پڑے گا، وہ حرام میں مبتلا ہوجائے گا، اُس چرواہے کی طرح جو اپنے جانور

محفوظ سرکاری علاقے کے آس پاس بالکل قریب چراتا ہے، تو اس کا خطرہ ہوتا ہے کہ وہ جانور اس محفوظ سرکاری علاقہ میں داخل ہوکر چرنے لگیں (جو قابل سزا جرم ہے) یاد رکھو ہر بادشاہ کے لیے حدود ہیں (جس میں اس کی اجازت کے بغیر داخل ہونا جرم سمجھا جاتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے حدود اس کی حرام کی ہوئی باتیں ہیں (انسان کو چاہیے کے اس کے قریب بھی نہ جائے، یعنی مشتبہ چیزوں سے بھی پرہیز کرے)۔ [بخاری:۵۲،عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ]

سود کبھی مت کھانا

دیکھو! یاد رکھنا، حلال اور جائز طریقے سے مال حاصل کرنا، ناجائز اور حرام طریقے سے پرہیز کرنا، ناجائز اور حرام طریقوں میں سے ایک طریقہ سودی یعنی انٹرسٹ کا ہے، اسلام نے سودی کاروبار کو حرام قرار دیا ہے، سودی کاروبار کرنے والوں کے لیے بڑی سخت سزا مقرر ہے؛ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) ایسے (پاگلوں کی طرح) اٹھیں گے، جیسے کسی جن نے ان کو لپٹ کر دیوانہ بنادیا ہو۔ [سورۂ بقرہ:۲۷۵]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں، اور اس کے سب سے معمولی حصے کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے بدکاری کرے۔ [ابن ماجہ:۲۲۷۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود اور بیاج کے کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ گناہ میں سب برابر ہیں۔
[مسلم:۱۷۴۱،عن جابر رضی اللہ عنہ]

ناپ تول ٹھیک کرنا

پیارے! ناپ تول میں کمی نہ کرنا، بلکہ انصاف کے ساتھ پورا پورا دینا اور لینا، انصاف کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا دوسرے فریق کے حق میں کوئی کمی نہ کرے اور لینے والا اپنے حق سے زیادہ نہ لے، چیزوں کے لین دین اور ناپ تول میں کمی زیادتی کرنے کو قرآن مجید نے حرام قرار دیا ہے اور اس کے خلاف کرنے والوں کے لیے سخت وعید آئی ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو۔ [سورۂ انعام:۱۵۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو تجارت میں ناپ تول کا کام کرتے ہیں، مخاطب کرکے ارشاد فرمایا کہ ناپ اور تول وہ کام ہیں جن میں بے انصافی کرنے کی وجہ سے تم سے پہلے کئی امتیں عذاب الٰہی

کے ذریعے تباہ ہو چکی ہیں (تم اس میں پوری احتیاط سے کام لو)۔ [ترمذی: ۱۲۱۷، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

وعدہ پورا کرنا

بچو یاد رکھو! جب کسی سے کوئی وعدہ کرنا تو اس کے خلاف مت کرنا اور وعدہ نہ توڑنا کیونکہ وعدہ خلافی کرنا؛ دھوکا دینا ہوگا اور کسی کو دھوکہ دینا بہت برا عمل ہے، دھوکہ دینے سے دوسروں کو بہت تکلیف پہنچتی ہے، جان بوجھ کر کسی انسان کو تکلیف پہنچانا بڑا گناہ ہے، اس برے عمل سے ہر ایک مسلمان کو بچنا چاہیے اور اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا ہے، تو اسے نبھانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وعدہ پورا کرو، بے شک وعدہ کی پوچھ ہوگی۔ [سورۂ بنی اسرائیل: ۳۴]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ دھوکہ دینے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب (یعنی کھڑا) کیا جائے گا، اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دھوکہ بازی (کا جھنڈا) ہے اور اس جھنڈے کے ذریعہ اسے پہچانا جائے گا۔ [بخاری: ۶۱۷۷، ۶۱۷۸، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

ہمیشہ خیانت سے بچنا

پیارے بچو! ہمیشہ امانت دار رہنا، کبھی بھی کسی چیز میں خیانت نہ کرنا، اگر کوئی تمہارے پاس مال امانت رکھے یا امانت کے طور پر کوئی بات بتائے تو اس میں کسی طرح خیانت نہ کرنا، کیونکہ خیانت کرنا بہت بڑا گناہ ہے، یہ اتنی بری عادت ہے کہ اس سے ایمان کی مٹھاس جاتی رہتی ہے اور خیانت کرنے والا ایمان سے دور ہو جاتا ہے؛ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیانت کرنے والے کو منافق بتلایا ہے اور قرآن میں بھی اس کی برائی کا تذکرہ آیا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے بے وفائی نہ کرو اور جان بوجھ کر امانتوں میں خیانت نہ کرو۔ [سورۂ انفال: ۲۷]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرے، تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے، تو خلاف ورزی کرے اور امانت رکھی جائے، تو خیانت کرے۔

[بخاری: ۳۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں فرمایا: مومن کی طبیعت وفطرت میں ہر عادت ہو سکتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ [شعب الایمان: ۵۲۶۷، عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ]

موت سے پہلے ہر ایک کا قرض ادا کرنا

دیکھو! یاد رکھنا، جب کسی شدید ضرورت پر کسی سے قرض لینا، تو اسے بہت جلد واپس ادا کرنے کی کوشش کرنا؛ کیوں کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں، اگر اس حال میں موت آجائے گی اور قرض ادا کرنا باقی رہ جائے تو اس وقت تک تمہاری مغفرت نہ ہو سکے گی؛ جب تک کہ قرض کی ادائیگی نہ ہو۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مسجد کے میدان میں جہاں جنازے لاکر رکھے جاتے تھے، بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، آپ نے آسمان کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور کچھ دیکھا پھر نگاہ نیچی فرمائی۔ اور (ایک خاص فکرمندانہ انداز میں اپنا ہاتھ پیشانی مبارک پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کس قدر سخت وعید نازل ہوئی، حضرت ابن جحش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن اور اس رات صبح تک ہم سب خاموش رہے اور اس خاموشی کو ہم نے اچھا نہ جانا۔ پھر (صبح کو) میں نے رسول اللہ سے عرض کیا: کیا سخت وعید نازل ہوئی تھی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سخت وعید قرض کے بارے میں نازل ہوئی تھی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو، پھر زندہ ہو، پھر شہید ہو، پھر زندہ ہو، اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ [مسند احمد: ۲۲۴۹۳]

موت سے پہلے وصیت تیار رکھنا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! وصیت کا بھی بہت اہتمام کرنا۔ وصیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص جس کے پاس جائداد یا کسی شکل میں مال ہو، وہ یہ طے کر دے کہ میری فلاں جائداد یا مال کا اتنا حصہ میرے انتقال کے بعد فلاں مسجد یا مدرسہ یا فلاں شخص کو دے دیا جائے، یا اگر کسی کا قرض یا کسی کا کوئی حق یا کسی کی کوئی امانت اس کے پاس ہے، تو اس کی ادائیگی کی تاکید کر جائے، اس کو وصیت کرنا کہتے ہیں، وصیت کی پوری تفصیل فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وصیت کی حالت میں انتقال کیا (یعنی اس حالت میں جس کا انتقال ہوا کہ جو وصیت کرنی چاہیے تھی وہ اس نے کی) تو اس کا انتقال ٹھیک راستہ پر اور شریعت پر چلتے ہوئے ہوا۔ [ابن ماجہ: ۲۷۰۱، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان بندے کے لیے جس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں وصیت کرنی چاہیے تو درست نہیں کہ وہ دو راتیں گذار دے؛ مگر اس حال میں کہ اس کا وصیت نامہ لکھا ہوا اس کے پاس ہو۔ [بخاری:۲۷۳۸، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں سخت بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور میں اس بات کو بہت برا سمجھتا تھا کہ میری موت مکہ کی اس سرزمین میں ہو جس سے میں ہجرت کر چکا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ رحمت فرمائے عفراء کے بیٹے (سعد) پر۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ حضرت کی کیا رائے ہے، میں اپنی ساری دولت کو اللہ کے راستے اور خیر کے کاموں میں خرچ کرنے کی وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (ایسا نہ کرو) میں نے عرض کیا کہ پھر آدھی دولت کے بارے میں یہ وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (اتنا بھی نہیں) میں نے عرض کیا: تو پھر دو تہائی کے لیے وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کی وصیت کرو، اور تہائی بھی بہت ہے (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ) تمہارے لیے یہ بات کہ تم اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑ کے جاؤ، اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو مفلسی اور غریبی کی حالت میں چھوڑ کے جاؤ کہ وہ (اپنی ضروریات کے لیے) دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ [بخاری۲۷۴۲]

وارثوں کو ان کی میراث دینا

بچو یاد رکھو! شرعی طریقے کے اعتبار سے وارثوں کو پورا پورا حق ادا کرنا اور میراث سے لڑکیوں اور بہنوں کو محروم مت کرنا، بلکہ شریعت کے مطابق ان کا جو حصہ نکلتا ہے اسے پورا پورا ادا کرنا اور ماں، باپ اور دیگر رشتہ دار اگر مال و دولت یا جائداد وغیرہ کچھ بھی چھوڑ کر مریں، تو اس میں وارثوں کا حق ہوتا ہے، جو ان کو ملنا ضروری ہے۔ ماں باپ کے چھوڑے ہوئے مال و اسباب میں بیٹیوں کا حق بیٹوں کے مقابلہ میں آدھا ہوتا ہے۔ اگر کسی نے اپنی بہنوں کا یا دوسرے وارثوں کا حق دبا لیا اور نہ دیا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی بڑی دردناک سزا ہے ان چیزوں کا استعمال بغیر وارثوں کا حق دیے ہوئے ناجائز اور حرام ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ [سورۂ نساء:۱۱]

ایک دوسری جگہ قرآن میں ہے: ہر ایسے مال کے لیے جس کو والدین اور رشتہ دار (اپنے مرنے کے

بعد) چھوڑ جائیں ہم نے وارث مقرر کر دیے ہیں۔ [سورۂ نساء: ۳۳]

ایک حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے وارث کا حق مارلیا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنت سے اس کے حصہ سے محروم کر دیں گے۔

[ابن ماجہ: ۲۷۰۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

ضرورت مند کو قرض دینا

پیارے بچو! ضرورت مند لوگوں کا ہمیشہ خیال رکھنا، دکھ درد میں ان کے کام آنا، ضرورت پڑنے پر ان کو قرض دے کر مدد کرنا، کیوں کہ قرض دینے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر قرض صدقہ ہے۔

[شعب الایمان: ۳۵۶۳، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہے "صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرضہ کا ثواب اٹھارہ گنا ہے"۔ [ابن ماجہ: ۲۴۳۱، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

حق وصول کرنے میں نرمی کرنا

دیکھو! خرید و فروخت، قرض اور دیگر لین دین کے معاملات میں دوسروں کی رعایت اور خیر خواہی کو سامنے رکھنا، دوسروں کا پورا پورا حق وقت پر ادا کرنے کی کوشش کرنا اور اپنا حق لینے میں نرمی اور سہولت کا معاملہ اختیار کرنا، جو مسلمان ایسا کرے گا وہ ارحم الراحمین کی خاص رحمتوں کا مستحق ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو اس بندے پر جو بیچنے خریدنے میں اور اپنا حق لینے میں نرمی اور سہولت کرنے والا ہو۔ [بخاری: ۲۰۷۶، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس بندہ نے کسی غریب محتاج کو مہلت دی (یا اپنا حق کل یا کچھ) معاف کر دیا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکلیفوں اور پریشانیوں سے اس بندہ کو نجات عطا فرمائے گا۔ [مسلم: ۴۰۸۳، عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی محتاج کو قرض میں مہلت دے یا اس کا قرضہ کم کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے دن عرش کے سایے میں رکھیں گے جس دن عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ [ترمذی: ۱۳۰۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ضرورت کی چیزوں کو مہنگا بیچنے کے لیے نہ روکنا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! کاروبار، تجارت وغیرہ دوسروں کو نفع پہنچانے کے لیے کرنا، کاروبار میں ایسا طریقہ اپنانا جس سے لوگوں کے لیے آسانیاں ہوں اور ضروریات زندگی ان کو میسر ہوں۔ چیزوں کو مہنگا بیچنے کے لیے اس کو جمع کر کے رکھنے سے اسلام نے سختی سے منع کیا ہے، اس سے محتاجوں اور غریبوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ ایسی تجارت جس میں لوگوں کو نفع پہنچانے کا خیال رکھا جائے تو بلا شبہ وہ بڑی نفع بخش تجارت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تاجر مال تجارت کو مہنگا بیچنے کے لیے روک کر رکھے، وہ خطا کار و گنہگار ہے۔ [مسلم:۴۲۰٦،عن معمر رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جالب (یعنی ایسا تاجر جو مال تجارت وغیرہ باہر سے لاکر بازار میں بیچتا ہے) مرزوق ہے یعنی اللہ تعالی اس کے رزق کا کفیل ہے اور محتکر (یعنی ایسا تاجر جو مہنگا بیچنے کے لیے مال جمع کرنے والا ہے) ملعون ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھٹکارا ہوا اور اس کی رحمت و برکت سے محروم ہے۔ [ابن ماجہ:۲۱۵۳،عن عمر رضی اللہ عنہ]

پاٹنرشپ میں امانت داری کا خیال رکھنا

بچو یاد رکھو! آپس میں محبت سے رہنا، جب کاروبار اور بزنس شرکت (پاٹنرشپ) میں کرنا، تو امانت داری کے ساتھ کرنا، پاٹنرشپ اور شرکت والے کاروبار میں برکت ہے۔

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دو شریک اور پاٹنر کے درمیان تیسرا میں ہوتا ہوں، جب تک ان میں سے کوئی خیانت نہ کرے، جب کوئی خیانت کرتا ہے تو میں درمیان سے ہٹ جاتا ہوں اور ایک حدیث میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ ’’پھر شیطان ان کے ساتھ ہو جاتا ہے‘‘۔ [ابوداؤد:۳۳۸۳،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

بغیر اجازت کسی کی چیز نہ لینا

پیارے بچو! اپنے معاملات کو پاک وصاف رکھنا، ایسا کوئی کام مت کرنا جس میں آگے چل کر جھگڑا، یا آپسی نا اتفاقی ہو، دوسروں کی چیز بغیر اجازت لے لینے اور استعمال کرنے کے بارے میں بہت زیادہ محتاط رہنا، چاہے جتنی بے تکلفی ہو بغیر اجازت کے کسی کی کوئی چیز استعمال کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے چند اصحاب وساتھیوں کا گذر ایک خاتون کی طرف سے ہوا (اس نے آپ ﷺ سے کھانا کھانے کی درخواست کی آپ ﷺ نے قبول فرمالیا) تو اس نے ایک بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا (آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے حاضر کردیا) آپ ﷺ نے اس میں سے ایک لقمہ لیا، مگر اس کو آپ حلق سے نہیں اتار سکے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بکری اصل مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کر لی گئی ہے۔ چناں چہ خود اس عورت نے بتلایا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک آدمی کو بقیع بھیجا تھا (جہاں منڈی لگتی ہے) لیکن بکری نہیں ملی تو میں نے اپنے پڑوسی آدمی کے پاس بھیجا، مگر وہ آدمی گھر پر نہ تھا، تو پھر میں نے اس عورت کے پاس بھیجا، تو اس نے وہ بکری (اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر دے دی۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلادو۔ [ابوداؤد، ۳۳۳۲، عن رجلٍ من الانصار رضی اللہ عنہ]

جھوٹی قسم کبھی مت کھانا

یاد رکھنا! خرید وفروخت اور دوسرے معاملات میں بلا وجہ قسمیں نہ کھانا، قسمیں کھانا اللہ تعالیٰ کے نام کی توہین ہے، جھوٹی قسمیں اللہ کو بالکل پسند نہیں اس سے کاروبار میں برکت نہیں ہوتی، احادیث میں کاروبار کرنے والوں کو جھوٹی قسمیں کھانے اور بری عادت سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرید وفروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ اس سے اگرچہ دوکانداری خوب چل جاتی ہے لیکن بعد میں یہ برکت کھودیتی ہے (اس لیے اس سے بچنا چاہیے)۔
[مسلم: ۴۲۱۰، عن ابی قتادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سوداگر! خرید وفروخت میں لغو اور بے فائدہ باتیں بھی ہوجاتی ہیں اور قسم بھی کھائی جاتی ہے، لہٰذا تم لوگ خرید وفرخت کو صدقہ کے ساتھ ملادیا کرو۔
[ابوداود: ۳۳۲۶، عن قیس بن ابی غرزۃ رضی اللہ عنہ]

پسینہ سوکھنے سے پہلے مزدوری ادا کردینا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! جب کسی کو کسی ضرورت کے لیے مزدوری پر رکھنا تو اس کے ساتھ بھلائی اور نرمی کا معاملہ کرنا، اور جب وہ شخص اپنا کام پورا کردے تو اس کو پورا پورا حساب فوراً ادا کردینا، اس میں تاخیر اور ٹال مٹول بالکل مت کرنا، یہ عمل اللہ کو اور اس کے نبی ﷺ کو بہت پسند ہے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کردیا کرو۔ [ابن ماجہ: ۲۴۴۳، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی پیغمبر بھیجے سب نے بکریاں چرائی ہیں، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اور حضرت آپ ﷺ نے؟ فرمایا کہ ہاں! میں نے بھی بکریاں چرائی ہیں، میں چند قیراط (پیسے) مزدوری پر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ [بخاری: ۲۲۶۲، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

کسی چیز کا عیب چھپا کر مت بیچنا

بچو یاد رکھو! خرید و فروخت کرتے وقت چیزوں کے عیب مت چھپانا، بلکہ اگر چیزوں میں کوئی عیب یا کمی ہے تو بتلا دینا، عیب چھپا کر کسی چیز کو بیچنا حرام ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اپنے بھائیوں کو دھوکہ دینا بہت گناہ کی بات ہے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

[ترمذی: ۱۳۱۵، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی عیب والی چیز کسی کے ہاتھ فروخت کی اور خریدار کو عیب نہیں بتلایا تو اس پر ہمیشہ اللہ کا غضب رہے گا، یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہمیشہ لعنت کرتے رہیں گے۔ [ابن ماجہ: ۲۲۴۷، عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ]

ایک مرتبہ حضور ﷺ بازار تشریف لے گئے وہاں آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص گیہوں بیچ رہا ہے، آپ ﷺ اس کے قریب گئے اور گیہوں کی ڈھیر میں اپنا ہاتھ ڈال کر اس کو اوپر نیچے کیا تو یہ نظر آیا کہ اوپر اچھا گیہوں ہے اور نیچے بارش اور پانی کے اندر گیلا ہو کر خراب ہو جانے والا گیہوں ہے، حضور ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم نے یہ خراب والا گیہوں اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ خریدار کو معلوم ہو جائے، وہ لینا چاہے تو لے لے، نہ لینا چاہے تو چھوڑ دے، اس شخص نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! بارش کی وجہ سے گیہوں خراب ہو گیا تھا، اس لیے میں نے اس کو نیچے کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، بلکہ اس کو اوپر کر دو اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

[مسلم: ۲۹۵، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

بیچی ہوئی چیز کو واپس لینا

پیارے بچو! بیچی ہوئی چیز کو بخوشی واپس لے لینا، یعنی خرید و فروخت کے بعد خریدنے والا کسی وجہ سے چیز کو واپس کرے تو ایسی صورت میں بیچنے والے کے ذمہ ضروری تو نہیں کہ وہ بیچی ہوئی چیز واپس لے، لیکن اگر وہ خریدار کی پریشانی یا ضروریات کو دیکھتے ہوئے واپسی منظور کر لے تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اقالہ کا معاملہ کرے (یعنی اس کی بیچی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہوجائے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیاں بخش دے گا۔ [ابن ماجہ:۲۱۹۹،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور نرم عادت پر وہ اجر عطا فرماتے ہیں، جو سخت عادت پر نہیں دیتے۔ [مسلم:۶۷۶۶،عن عائشۃ رضی اللہ عنہا]

طاقت کے بل پر کسی کی چیز نہ لینا

دیکھو! یاد رکھنا، کسی کی کوئی چیز بغیر اس کی اجازت کے نہ لینا، ڈرا، دھمکا کر طاقت کے بل بوتے پر کسی کی زمین جائداد پر قبضہ مت کرنا۔ ایسا کرنا بڑا سخت گناہ ہے، اسی طرح اچھے مسلمان پر غلط الزام اور عیب لگانے سے دور رہنا، سمجھ لینا چاہیے کہ دوسروں پر غلط الزام لگانے پر اللہ تعالیٰ کے یہاں اور دنیا میں بھی بڑا سخت وبال ہے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی دوسرے کی کچھ بھی زمین ناحق لے لی تو قیامت کے دن وہ اس زمین کی وجہ سے (اور اس کی سزا میں) زمین کے ساتویں حصے تک دھنسا دیا جائے گا۔ [بخاری:۲۴۵۴،عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

قرض شریعت کے اصول کے مطابق لینا دینا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! دین کی تمام ہدایات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرنا، شریعت کا حکم ہے کہ جب ادھار کا معاملہ کیا جائے تو اس کے لوٹانے کی تاریخ مقرر کی جائے، غیر متعین مدت کے لیے ادھار لینا دینا جائز نہیں، کیونکہ اس سے جھگڑے فساد کا دروازہ کھلتا ہے، اس لیے چاہیے کہ وقت اور تاریخ کو متعین کر کے خود یا کسی معتبر شخص سے ساری باتیں لکھوالے تاکہ آئندہ کسی بھی بات پر آپس میں تکرار نہ ہو۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! جب تم آپس میں اُدھار کا کسی معین مدت کے لیے معاملہ کیا کرو تو اس کو لکھ لیا کرو۔ [سورۂ بقرہ:۲۸۲]

صدقہ برابر نکالتے رہنا

بچو یاد رکھو! اپنی محنت کی کمائی کا کچھ حصہ اللہ کو خوش رکھنے کے لیے صدقہ کرتے رہنا اور کچھ حصہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا، صدقہ کرنے سے اللہ تعالیٰ مال کی حفاظت کرتا ہے اور اس مال میں خوب برکت ہوتی ہے، ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد ونصرت ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص چٹیل میدان سے گذر رہا تھا، اس نے بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پہنچاؤ، چنانچہ یہ بادل الگ ہوگیا اور پانی کو ایک پتھریلی زمین پر ڈال دیا، وادیوں میں سے ایک وادی اس تمام پانی سے بھر کر چلنے لگی اور وہ شخص بھی اس پانی کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، اس کو ایک شخص باغ میں کھڑا نظر آیا، جو پھاوڑے سے پانی کو اپنے باغ کی طرف پھیر رہا تھا، اس نے کہا: اے بندۂ خدا! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: فلاں۔ اس نے وہی نام بتایا جس کو اس شخص نے بادل میں سن رکھا تھا۔ پھر اس نے پوچھا: اے بندۂ خدا! تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ اس نے کہا: میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی ہے، تیرا نام لے کر کوئی کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دو، تم یہ بتاؤ کہ تم اس میں کیا نیک کام کرتے ہو؟ اس نے کہا: جب تو نے یہ کہا ہی ہے تو سن! اس باغ کی کل پیداوار کو میں تین حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں، ایک حصہ اللہ کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں، ایک حصہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کی ضرورت کے لیے رکھتا ہوں اور ایک حصہ اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔

[مسلم: ۷۶۶۴، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

ہدیہ لینا دینا

پیارے بچو! اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور تعلق والوں کو ہدیہ بھی لیتے دیتے رہنا، ہدیہ اور تحفہ کے لین دین سے محبت بڑھتی ہے کوئی معمولی ہدیہ دے تو اسے بھی قبول کرنا چاہیے اور دوسروں کو ہدیہ بھی دینا چاہیے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہدیہ لیا دیا کرو، آپس میں محبت زیادہ ہوگی۔

[سنن کبری بیہقی: ۱۲۲۹۷، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میرے دو پڑوسی ہیں، میں اگر ہدیہ دینا چاہوں تو کس کو دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جس کا دروازہ تیرے گھر سے قریب ہو۔ [بخاری: ۲۲۵۹]

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

بچو یاد رکھو! ماں باپ کی خوب خدمت کرنا، انھیں راضی رکھنا اور ان کی باتوں کو ماننا چاہے وہ کسی بات پر ناراض ہو کر ڈانٹیں یا ماریں اور ان کے حکموں کے خلاف کبھی مت کرنا، ان کے سامنے ادب سے رہنا، ان سے نرمی اور محبت سے بات کرنا، ان پر کبھی غصہ نہ ہونا بلکہ ہمیشہ ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ [سورۂ احقاف:۱۵]

دوسری جگہ قرآن میں فرمایا: تم اپنے ماں باپ کو اف بھی نہ کہو۔ [سورۂ بنی اسرائیل:۲۳]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ماں باپ کی خدمت وفرمانبرداری اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وجہ سے آدمی کی عمر بڑھادیتے ہیں۔ [جامع الاحادیث للسیوطی:۴۴۸۴۲]

بیوی کے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھنا

دیکھو بچو! شوہر پر بیوی کے بہت زیادہ حقوق ہیں، تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم اپنی بیوی کی ضروریات کا خیال رکھو، ہمیشہ ان کی دل جوئی اور دل داری کرنا، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، ان کی خوبیوں پر نظر رکھنا اور ان کی کمزوریوں اور غلطیوں کو درگذر کرنا اور حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح کی کوشش کرنا۔ ہر وقت نہ تو ان کو جھڑکنا اور نہ ہی بات بات میں ان کی غلطیوں پر ٹوکنا بلکہ ان کے ساتھ محبت کے ساتھ زندگی گذارنا۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ان کے ساتھ بھلے انداز میں زندگی گذارو اور اگر تم انہیں پسند نہ کرتے ہو تو یہ بالکل ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔ [سورۂ نساء:۱۹]

پیارے نبی ﷺ فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے حق میں زیادہ اچھا ہو۔ [ترمذی:۳۸۹۵،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

آپ ﷺ نے فرمایا: کسی ایمان والے کو اپنی ایمان والی بیوی سے نفرت نہیں کرنا چاہیے، اگر اس کی کوئی عادت ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔ [مسلم:۳۷۲۱،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کا خیال رکھنا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! یتیموں، بیواؤں اور غریبوں کا بہت خیال رکھنا، ان کے کھانے، کپڑے اور دوسری ضروریات کی فکر رکھنا، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا کیونکہ اسلام نے ان کی خدمت کرنے اور مدد کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کو بہت بڑی نیکی بتلا کر اللہ کی طرف سے جنت کی خوشخبری سنائی ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لوگ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ ان

سے فرما دیجیے کہ ان کی بھلائی چاہنا نیک کام ہے۔ [سورۂ بقرہ:۲۲۰]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کا سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور برُا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ برُا سلوک کیا جاتا ہو۔

[ابن ماجہ:۳۶۷۹، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

مل جل کر رہنا

بچو یاد رکھو! آپس میں پیار و محبت کے ساتھ مل جل کر رہنا، اگر کسی سے کسی بات پر رنجش یا ناراضگی ہو جائے تو صلح صفائی جلدی کر لینا، کسی کو تکلیف مت پہنچانا، اگر کسی کو بھولے سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اس سے معافی مانگ لینا اور آپس کی ناچاقی و جھگڑے کو ختم کر کے مل جل کر زندگی گذارنا اور پورے خاندان میں جوڑ باقی رکھنا۔ کیونکہ ہماری کامیابی جوڑ میں ہے نہ کے توڑ میں اور لوگوں کے ساتھ بھلائی سے رہنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی (اللہ کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں اور جو غصے کو پی جانے اور معاف کر دینے کے عادی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے نیک لوگوں سے محبت ہے۔ [سورۂ آل عمران:۱۳۴]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک مضبوط عمارت کی طرح ہے، اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے، پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا (کہ مسلمانوں کو اس طرح ایک ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے۔

[بخاری:۴۸۱، عن ابی موسی رضی اللہ عنہ]

پڑوسی کا خیال رکھنا

پیارے بچو! اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا، اپنی ذات سے انھیں کوئی تکلیف مت دینا، اسلام میں پڑوسیوں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے کا بہت تاکید سے حکم دیا گیا ہے اور ان کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ غریب پڑوسیوں کے کھانے پینے وغیرہ کا خیال رکھا جائے، گھر میں جب کوئی اچھی چیز پکے تو اس میں سے پڑوسیوں کو بھی دیا جائے۔ نہیں تو اس طرح پکائی جائے کے اس کی خوشبو اس تک نہ جائے، ورنہ اس کے بچے کے دل میں اس چیز کے کھانے کی خواہش پیدا ہوگی جو اس کے لیے تکلیف کا سبب بنے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں اور تکلیف پہنچانے سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ [مسلم:۱۸۱،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے۔ [بخاری:۶۰۱۹،عن ابی شریح رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے یہاں سالن کی ہانڈی پکے تو اسے چاہیے کہ شوربہ زیادہ کرلے، پھر اس میں سے کچھ پڑوسی کو بھی بھیج دے۔ [مسلم:۶۸۵۶،عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مؤمن نہیں جو اپنا پیٹ بھرے اور اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا ہو۔ [شعب الایمان:۳۳۸۹،عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

پڑوسی اگر غیر مسلم ہو اس کے بھی اچھا سلوک کرنا چاہیے اور اس کی ضرورتوں کا خیال رکھنا چاہیے، حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: پڑوسی تین قسم کے ہیں: ایک تو وہ جو صرف پڑوسی ہے، یعنی اس کا صرف پڑوس کا حق ہے، مثلاً کوئی غیر مسلم پڑوس میں رہتا ہے۔ دوسرا مسلمان پڑوسی، یہاں دو حق ہیں ایک مسلمان ہونے کا اور دوسرا پڑوسی ہونے کا۔ تیسرا پڑوسی وہ ہے جو مسلمان بھی ہے اور رشتہ دار بھی، اس کے تین حق ہیں: ایک رشتے کا، دوسرا اسلام کا، تیسرا پڑوس کا۔

[شعب الایمان:۹۵۶۰،عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بڑے جلیل القدر صحابی ہیں، ایک مرتبہ ان کے گھر میں بکرا ذبح کیا گیا، جب وہ گھر پہنچے، تو گھر والوں سے پوچھا: ہمارے پڑوس میں جو یہودی رہتا ہے اس کو گوشت ہدیہ دیا؟ پھر ایک حدیث سنائی کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ شاید اُن کو وارث بنا دیں گے۔ [ترغیب وترھیب:۳۸۸۶،عن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ]

کسی کو تکلیف مت دینا

دیکھو! یاد رکھنا، اللہ کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنا، لوگوں کی مدد کرتے رہنا، کیونکہ ایسے لوگوں کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں بہترین آدمی وہ ہے، جو لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچائے۔

[معجم اوسط:۵۷۸۷،عن جابر رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس جگہ کسی مسلمان کی بے عزتی ہو رہی ہو، وہاں اگر کوئی مسلمان اس کی مدد کرے، اس کا ساتھ دے تو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ اس کی مدد کریں گے جہاں اس کو مدد کی ضرورت ہو گی۔ [ابوداؤد: ۴۸۸۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]

نگاہ کی حفاظت کرنا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! شرعی پردہ کا پورا پورا اہتمام کرنا، شریعت اسلامی نے نامحرم عورتوں کو دیکھنے اور بلاضرورت ان سے بات کرنے سے منع فرمایا ہے اور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا بہت بڑی نیکی ہے، کسی کے گھر میں تاک جھانک کرنا اور کسی نامحرم عورت یا مرد کو دیکھنا بہت گندی اور خراب عادت ہے، اسلام نے اس سے سختی سے منع کیا ہے۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آپ مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ [سورۂ نور: ۳۰]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مرد مومن کی کسی عورت کے حسن و جمال پر پہلی دفعہ نظر پڑ جائے، پھر وہ اپنی نگاہ نیچی کر لے (اور اس کی طرف نہ دیکھے) تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت نصیب فرمائے گا جس کی لذت وحلاوت وہ (دل میں) محسوس کرے گا۔ [مسند احمد: ۲۲۲۷۸، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ]

صاف صفائی کا خیال رکھنا

بچو یاد رکھو! اپنے سر کے بال، داڑھی اور مونچھ کو بنا سنوار کر بہت سلیقے سے سنت کے مطابق رکھنا، میلے کچیلے رہنے، سر اور داڑھی کے بالوں کو بکھرے ہوئے رکھنے یا داڑھی منڈانے سے اسلام نے منع فرمایا ہے، جس کے سر کے بال اور ایک مشت سے زیادہ داڑھی کے بال بڑھ کر بکھر جائیں، اسے چاہیے کہ اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو درست کرا لے، اللہ تعالیٰ پاک وصاف ہے اور پاک وصاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ (ایک دن) مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک آدمی مسجد میں آیا، اس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ (بکھرے ہوئے) تھے، حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اشارہ فرمایا، جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو ٹھیک کرائے، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، اور پھر لوٹ کر آ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ (یعنی تمہارا سر اور داڑھی کے بالوں کو درست کر کے آنا) اس سے بہتر نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی سر کے بال بکھیرے ہوئے ایسی (وحشیانہ) صورت میں آئے کہ گویا وہ شیطان ہے۔ [موطا امام مالک: ۳۴۹۴، عن عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ]

فتنہ فساد قتل وخون ریزی سے دور رہنا

پیارے بچو! لڑائی جھگڑا، فتنہ فساد، قتل وخونریزی سے بہت دور رہنا، قتل وخونریزی بہت بڑا گناہ ہے، جوں جوں قیامت قریب آتی جائے گی، دنیا میں فتنے بہت زیادہ ہوں گے، اس وقت قتل وخون بہت ہوگا، معمولی معمولی بات پر ایک آدمی دوسرے کو قتل کر دے گا، ایسے وقت کے بارے میں آپ ﷺ کی نصیحت یہ ہے کہ قتل وخونریزی سے بچنا اور درگزر کا راستہ اختیار کرنا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فتنہ پھیلانا قتل سے بڑا گناہ ہے۔ [سورۂ بقرہ:۱۹۱]

ایک دوسری جگہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کوئی کسی کو قتل کرے جب کہ یہ قتل نہ کسی جان کا بدلہ لینے کے لیے ہو اور نہ کسی کے زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ سے ہو، تو یہ ایسا ہے جیسا کہ تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ [سورۂ مائدہ:۳۲]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بڑے گناہ یہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ [بخاری:۲۶۵۳، عن انس رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف کر سکتا ہے، مگر اس آدمی کو معاف نہیں کریں گے، جو شرک کی حالت میں مرجائے، دوسرا وہ آدمی جو کسی مسلمان بھائی کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔ [ابوداؤد:۴۲۷۰، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا

دیکھو یاد رکھنا! راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا، یعنی اگر راستے میں کوئی گندگی پڑی ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس سے گذرنے والوں کو تکلیف پہونچنے کا اندیشہ ہو، مثلاً کوئی کانٹا، کوئی پتھر، کوئی ایسا چھلکا جس سے پھسل کر گرنے کا خطرہ ہو، اس کو راستے سے ہٹا کر راستے کو صاف کر دینا، کیونکہ یہ بھی بڑی نیکی کا کام ہے اور حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

کیونکہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستے سے گندگی (یا تکلیف کی چیز کو) دور کرو تو یہ بھی صدقہ ہے یعنی اس پر صدقے کی طرح ثواب ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر شعبے ہیں، ان میں سے افضل ترین لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار ہے اور ادنیٰ ترین راستے سے تکلیف یا گندگی کو دور کر دینا ہے۔

[بخاری:۲۶۳۱، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

چوری نہ کرنا

بچو یادرکھو! چوری کبھی مت کرنا، کیونکہ چوری کرنا بہت بری عادت ہے، چوری کرنا گناہ کبیرہ ہے، کسی کی محفوظ چیز کو چپکے سے بغیر پوچھے لے لینا چوری کہلاتا ہے، شریعت میں اس کی سخت سزا سنائی گئی ہے، چوری کرنے والا دنیا اور آخرت دونوں جگہ ذلیل وخوار ہوتا ہے، ایسے عمل کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہت ناراض ہوتے ہیں۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے سوان دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ [سورۂ مائدہ:۳۸]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا۔

[بخاری:۲۴۷۵،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما]

مریض کی عیادت کرنا

پیارے بچو! اپنے مریض بھائیوں کی عیادت کے لیے خود بھی جانا اور دوسروں کو بھی ترغیب دیتے رہنا، مریض کی عیادت کے لیے جانا بہت بڑی نیکی ہے، جو اخلاص کے ساتھ مریض کی عیادت کو جاتا ہے وہ جنت والوں میں لکھ دیا جاتا ہے، مریض کے پاس جا کر اس سے اپنے لیے دعا کرانی چاہیے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب بیمار کے پاس خیریت پوچھنے کے لیے بیٹھتا ہے تو رحمت میں ٹھہرتا ہے۔

[مسند احمد:۱۴۲۶۰،عن جابر رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے ہیں، اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعا کرتے ہیں، اور جنت میں اس عیادت کرنے والے کے لیے چنے ہوئے پھل ہوں گے۔ [ترمذی:۹۶۹،عن علی رضی اللہ عنہ]

رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

دیکھو! یادرکھنا، اپنے ماں باپ، خالہ، نانی، دادی وغیرہ کی خوب خدمت کرنا، ان کی خدمت کرنے

سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ ماں باپ کی خدمت اور اسی طرح خالہ، نانی، دادی، کی خدمت اعمال صالحہ میں سے ہے، جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑے گناہگاروں اور سیاہ کاروں کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اوران سے راضی ہوجاتا ہے۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: حضرت! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے، تو کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے (اور مجھے معافی مل سکتی ہے) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا! کیا تمہاری ماں زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ماں زندہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری کوئی خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں! خالہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی خدمت اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو) اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہاری توبہ قبول فرمالے گا اور تمہیں معاف فرمادے گا۔ [ترمذی: ۱۹۰۴، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بنی سلمہ کے ایک شخص آئے، اورانہوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! کیا میرے ماں باپ کے مجھ پر کچھ ایسے بھی حق ہیں جو ان کے مرنے کے بعد مجھے ادا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان کے لیے خیر ورحمت کی دعا کرتے رہنا، ان کے واسطے اللہ سے مغفرت اور بخشش مانگنا، ان کا اگر کوئی عہد معاہدہ کسی سے ہو تو اس کو پورا کرنا، ان کے تعلق سے جو رشتے ہوں ان کا لحاظ رکھنا، اوران کا حق ادا کرنا۔ اوران کے دوستوں کا اکرام واحترام کرنا۔

[ابوداؤد: ۵۱۴۲، عن مالک بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ]

خودکشی کبھی مت کرنا

بچو یادرکھو! خودکشی کرنا یعنی خود سے اپنی جان کو ہلاک کرلینا بہت بڑا گناہ ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام قرار دیا ہے، کیونکہ جان ہمارے پاس اللہ کی امانت ہے اور اس امانت کو ضائع کرنا حرام ہے، اس لیے ہرگز کبھی خودکشی نہ کرنا۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقین جانو! اللہ تم پر بہت مہربان ہے اور جو شخص زیادتی اور ظلم کے طور پر ایسا کرے گا، تو ہم اس کو آگ (جہنم) میں داخل کریں گے۔

[سورۂ نساء: ۳۰]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پہاڑ سے لڑھک کر خودکشی کی، وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش لڑھکتا رہے گا، جس نے زہر کھا کر خودکشی کی، اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا اور وہ جہنم میں اسے ہمیشہ پھانکتا رہے

گا،جس نے لوہے کے ٹکڑے سے خودکشی کی،اس کے ہاتھ میں وہ لوہا ہوگا اور جہنم میں ہمیشہ ہمیش وہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔ [بخاری:۵۷۷۸،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

شراب کبھی مت پینا

بچو یاد رکھو! حرام چیزوں کو نہ کھانا، نہ بیچنا،جن چیزوں کا کھانا پینا حرام ہے،ان کا بیچنا بھی حرام ہے،ایسی چیزوں سے دور رہنا،جیسے مردار،خنزیر خون وغیرہ سب چیزیں حرام ہیں،اسی طرح شراب کا پینا بھی حرام،اس کا بیچنا بھی حرام۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مومنو! شراب اور جوا،بت اور قرعہ کے تیر(یہ سب) گندے شیطانی کام ہیں سو ان سے بالکل الگ رہوتا کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔ [سورۂ مائدہ:۹۰]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی لعنت ہو شراب پر،اس کے پینے والے پر،اس کے پلانے والے پر،اس کے بیچنے والے پر اس کے خریدنے والے پر اور اس کے بنانے اور بنوانے والے پر،اس کے اُٹھانے والے پر اور جس کے پاس اُٹھا کر لے جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

[مسند احمد:۵۷۱۶،عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

ہر کسی سے اچھے اخلاق سے پیش آنا

بچو یاد رکھو! ہمیشہ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا،محبت اور نرمی سے ملتے رہنا،بات چیت میں اور ملاقات میں مسکراہٹ اور کشادہ دلی کو اختیار کرنا، چاہے وہ نیک ہو یا بد، دیندار ہو یا بے دین،لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور نرمی کرنے کا عمل اللہ کو اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند ہے۔ ہاں! دین کے معاملہ میں نرمی اور چاپلوسی اختیار نہ کرنا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور لوگوں سے بھلی بات کہو یعنی خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔

[سورۂ بقرہ:۸۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب میں مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔ [ترمذی:۲۰۱۸،عن جابر رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میزان میں سب سے زیادہ بھاری چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔ [مسند احمد:۲۷۵۵۵،عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ وحی بھیجی کہ اے میرے

دوست !اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو، چاہے کافروں کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو، جنت میں نیک لوگوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ [معجم اوسط:٦٥٠٦،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

شرم وحیا کی صفت اختیار کرنا

پیارے بچو! یاد رکھو، گناہوں سے ہمیشہ بچتے رہنا،شرم وحیاء کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دینا کیونکہ شرم وحیا بہت اونچی صفت ہے۔جس کے پاس شرم نہیں ہوتی وہ گناہوں میں پھنس جاتا ہے،اس کو بھلائی نہیں ملتی۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شرم وحیا بھلائی لاتی ہے۔

[بخاری:٦١١٧،عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹک پیدا کرے،اور تجھے اچھا نہ لگے کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔ [مسلم:٦٦٨٠،عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ]

لوگوں سے درگزر کا معاملہ کرنا

دیکھو! یاد رکھنا، ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آنا،لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرتے رہنا کیونکہ جو لوگوں کی غلطیوں کو معاف کردیتا ہے،اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں کو معاف کرتا ہے۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور انھیں چاہیے کہ معافی اور درگذر سے کام لیں،کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ اللہ تم کو معاف کرے۔ [سورۂ نور:٢٢]

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی بدلہ نہیں لیا، جب کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برسائے اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ لہولہان ہو گیا تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر یہ الفاظ تھے،اے اللہ! میری قوم کو معاف کردے، یہ لوگ جانتے نہیں۔ [بخاری:٣٤٧٧،عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

چھوٹوں سے محبت اور بڑوں کی عزت کرنا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! چھوٹوں سے محبت اور شفقت کا برتاؤ رکھنا اور بڑوں کی عزت کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ عادت بہت پسند ہے، اور اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچے تو اسے اللہ کے لیے معاف کردینا اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔ [ترمذی:١٩١٩،عن انس رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نرمی کی عادت کا اپنا حصہ مل گیا اس کو دنیا و آخرت کی خیر میں سے حصہ مل گیا، اور جس کو نرمی نصیب نہیں ہوئی وہ دنیا و آخرت میں خیر کے حصے سے محروم رہا۔ [ترمذی: ۲۰۱۳، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

ہر جاندار پر رحم کرنا

بچو یاد رکھو! تمام مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، چاہے وہ جانور ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ [شعب الایمان: ۷۴۴۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کہیں جا رہا تھا، راستہ میں اسے سخت پیاس لگی، چلتے چلتے اسے ایک کنواں ملا، وہ اس کے اندر اُترا اور پانی پی کر باہر نکل آیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے، جس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے، اور پیاس کی شدت سے وہ کیچڑ کھا رہا ہے۔ اس آدمی نے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی ایسی ہی تکلیف ہے جیسی کہ مجھے تھی، اور وہ اس کتے پر رحم کھا کر پھر اس کنوئیں میں اُترا، اور اپنے چمڑے کے موزے میں پانی بھر کر اس کو اپنے منہ میں تھاما، اور کنوئیں سے نکل آیا اور کتے کو پانی پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی رحم دلی اور محنت کی قدر فرمائی، اور اسی عمل پر اس کی بخشش کا فیصلہ فرما دیا۔

[بخاری: ۲۴۶۶، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

زبان کی حفاظت کرنا

دیکھو! یاد رکھنا، بری اور فضول باتوں سے اپنی زبان کی ہمیشہ حفاظت کرنا، کیونکہ دنیا میں اکثر فسادات اور جھگڑے زبان کی بے احتیاطی سے پیدا ہوتے ہیں، اور بڑے بڑے گناہ جو ہوتے ہیں ان کا تعلق بھی اکثر زبان ہی سے ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔ [ترمذی: ۲۵۰۱، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک صحابی کو) اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا کہ سب سے زیادہ خطرہ اس سے ہے۔ [ترمذی: ۲۶۱۶، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

بات چیت میں نرمی اختیار کرنا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! ہر کسی سے بات چیت میں نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا، نرمی اور خوش اخلاقی کے اثرات و نتائج بہت اچھے ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ اپنے ساتھیوں کو نرمی اور خوش کلامی کی تاکید فرماتے، بدزبانی اور سخت بات چیت سے سختی سے منع فرماتے تھے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ جب تم اس کے (فرعون) پاس جاؤ، تو اس سے نرمی سے بات کرنا، تاکہ وہ اس سے نصیحت حاصل کرے۔

[سورۃ طہٰ: ۴۴]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ سارے خیر سے محروم کر دیا گیا۔

[مسلم: ۶۷۶۵، عن جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

مصیبت پر صبر کرنا

پیارے بچو! اپنے اندر صبر کی صفت پیدا کرنا، مصیبت و پریشانی کے آنے پر صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوتے ہیں، جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرماتے ہیں، ایک مسلمان کو جب کوئی دُکھ اور مصیبت پیش آتی ہے تو وہ مایوسی اور خوف و ہراس کا شکار نہیں ہوتا، بلکہ صبر و ہمت سے اس کا استقبال کرتا ہے، اور یقین کرتا ہے کہ ہمارا رب رحیم و کریم ہے، جو مجھے بہت جلد اس مصیبت سے نجات دیدے گا۔

کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کی اولاد! اگر تو نے مصیبت پہنچنے پر صبر کیا اور میری رضا اور ثواب کی نیت کی، تو میں نہیں راضی ہوں گا کہ جنت سے کم اور اس کے علاوہ تجھے بدلہ دیا جائے۔ [ابن ماجہ: ۱۵۹۷، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو، اور وہ کسی سے اس کا اظہار نہ کرے، اور نہ لوگوں سے شکوہ شکایت کرے، تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔

[معجم اوسط: ۷۳۷، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ہمیشہ سچ بولنا

بچو یاد رکھو! اپنی ہر بات میں سچائی اختیار کرنا، سچائی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پسند ہے، دین اسلام میں سچائی کی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی ایمان، بات چیت اور اعمال سب میں ضرورت ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سچائی اختیار کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور انہیں پرہیزگار بتایا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور (خود بھی) اس کو سچ جانا تو یہ لوگ تقویٰ والے ہیں۔ [سورۂ زمر: ۳۳]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور انسان برابر سچ اختیار کرتا ہے اور سچ ہی پر عمل کرنے کی فکر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ [مسلم: ۶۸۰۵، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

اللہ ہی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنا

پیارے بچو! ایمان والوں سے اللہ کے لیے محبت کرتے رہنا، کسی شخص سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر محبت رکھنا بھی بڑا عظیم الشان عمل ہے، جس پر بہت اجر وثواب کے وعدے کیے گئے ہیں، اللہ کے لیے محبت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ کسی سے کوئی دنیوی فائدہ حاصل کرنا مقصد نہ ہو، بلکہ یا تو اس سے اس لیے محبت کی جائے کہ وہ زیادہ دیندار، متقی پرہیزگار ہے، یا اس کے پاس دین کا علم ہے یا وہ دین کی خدمت میں مشغول ہے یا اس لیے محبت کی جائے کہ اس سے محبت کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت ہیں ( ) آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں۔ [سورۂ فتح: ۲۹]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے اور لوگ ان پر رشک کریں گے۔ [ترمذی: ۲۳۹۰، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری محبت ان لوگوں کو لازمی طور پر حاصل ہوگی جو میری خاطر آپس میں محبت رکھتے ہیں، جو میری خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں، جو میری خاطر ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔

[مؤطا امام مالک: ۳۵۰۷، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

رحم دل ہونا سخت دل نہ ہونا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے لیے رحم دل اور خیر خواہ بننا، یہ رحمت اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔ رحمن اور رحیم اس کے خاص نام ہیں، اور جن بندوں میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا جتنا اثر ہوتا ہے وہ اتنے ہی مبارک اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اتنے ہی مستحق ہوتے ہیں، اور جو جس قدر بے رحم ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اسی قدر محروم رہنے والے ہیں۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

[بخاری: ۷۳۷۶، عن جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں اور ترس کھانے والوں پر بڑی رحمت والا اللہ رحم کرے گا، تم زمین پر رہنے بسنے والی اللہ کی مخلوق پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

[ترمذی: ۱۹۲۴، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

بدزبانی و سخت بات سے دور رہنا

بچو یاد رکھو! ہر کسی سے چاہے وہ شریر اور برا ہی کیوں نہ ہو، بات چیت میں ملنے جلنے میں نرمی اور شریفانہ طریقہ اختیار کرنا، کیونکہ بدزبانی اور سخت کلامی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی ایسے شخص سے ملنے اور بات کرنے سے دور بھاگتا ہے جو بدزبان اور سخت کلام ہو، اور جس شخص کا یہ حال ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بُرا ہے، اور قیامت کے دن اس کا حال بہت بُرا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک درجہ کے لحاظ سے بدترین آدمی قیامت کے دن وہ ہوگا، جس کی بدزبانی اور سخت بات کے ڈر سے لوگ اس کو چھوڑ دیں یعنی اس سے ملنے اور بات کرنے سے گریز کریں۔ [مسلم: ۶۷۶۱، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

جھوٹ کبھی مت بولنا

دیکھو! یاد رکھنا، ہر طرح کے جھوٹ سے بچنے کی کوشش کرنا، شریعت نے جھوٹی بات، جھوٹی خبر، جھوٹی قسم، جھوٹا وعدہ ان سب سے بچنے کا حکم دیا ہے، جھوٹ بولنے والے شخص سے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ کو بہت غصہ اور ناراضگی ہے، جھوٹا شخص دنیا اور آخرت دونوں جگہ ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔

کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم لوگ گندگی سے یعنی بتوں سے (بالکل) کنارہ کش رہو اور جھوٹی بات سے کنارہ کش رہو۔ [سورۂ حج: ۳۰]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے۔ اور انسان جھوٹ کو اختیار کرتا ہے اور جھوٹ ہی کے لیے فکرمند رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

[مسلم: ۶۸۰۵، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

برائی کا جواب بھلائی سے دینا

یہ بات کبھی نہ بھولنا! برائی اور تکلیف کا جواب بجائے برائی اور تکلیف کے اچھائی اور خوش اخلاقی سے دینا، اچھائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اس لیے جو کوئی برائی کا جواب بھلائی اور خوش اخلاقی سے دے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جس کے درمیان دشمنی ہے آپس میں خالص دوستی اور محبت پیدا کر دیں گے، اللہ تعالیٰ اچھے اخلاق والے شخص سے بہت خوش ہوتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بری بات کے جواب میں بہتر بات کہا کیجیے۔ [سورۂ مومنون:۹۶]

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سایہ میں تنہا آرام فرما رہے تھے، ایک کافر نے آپ ﷺ کو دیکھا، موقعہ غنیمت جان کر تلوار میان سے نکالی قریب آیا اور دفعةً تلوار تان کر پکارا یا محمد! اب تم کو مجھ سے کون بچائے گا، آپ ﷺ نے اطمینان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، کیونکہ میرا اللہ ہر وقت میرے ساتھ ہے، یہ سنتے ہی حملہ آور پر اس قدر گھبراہٹ ہوئی کہ سارا بدن لرزنے لگا، تلوار ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑی، حضور ﷺ نے تلوار کو اُٹھایا اور تان کر فرمایا: اب تم بتاؤ تم کو مجھ سے کون بچائے گا، یکدم بدلے ہوئے حالات پر اس کا حوصلہ پست ہو گیا اور خوف کے مارے اس کے چہرے پر مردنی چھا گئی، بڑی مشکل سے بولا کوئی بھی نہیں، حضور ﷺ نے اس کی حالت پر مسکراتے ہوئے فرمایا: جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ وہ شخص فوراً پکار اٹھا **اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد انك رسول اللہ** اور مسلمان ہو گیا۔ [مستدرک:۴۳۲۲، عن جابر رضی اللہ عنہ]

کسی سے بدگمانی مت کرنا

بچو یاد رکھو! ہر ایک کے بارے میں اچھا گمان رکھنا، بدگمانی نہ کرنا، بدگمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے یعنی بغیر کسی دلیل کے کسی کے متعلق کوئی فیصلہ یا رائے یا سوچ قائم کرنا صحیح نہیں ہے۔ دل ودماغ، آنکھ کان یہ سب اللہ کی نعمت ہے اس کا صحیح استعمال کرنا ضروری ہے ایسی بات کے پیچھے پڑنا جس کا علم نہ ہو غلط ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس بات کی تجھ کو حقیقت معلوم نہ ہو اس کو مت مان کیونکہ کان آنکھ اور دل ہر شخص سے ان کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھ ہوگی۔ [سورۂ بنی اسرائیل:۳۶]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو بدگمانیوں سے بچاؤ اس لیے کہ بدگمانی کے ساتھ جو بات کی جائے گی وہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوگی۔ [بخاری:۵۱۴۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

کسی کی غیبت نہ کرنا

پیارے بچو! اپنے کسی بھی بھائی کی پیٹھ پیچھے برائی کبھی مت کرنا، یہ بہت ہی گندی اور خراب عادت ہے، آپ ﷺ نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے، ایسا کرنے سے اپنے بھائی کی رسوائی اور بے عزتی ہوتی ہے اور اس کو دلی تکلیف پہونچتی ہے اور غیبت کرنے والے کی نیکیاں جس کی غیبت ہے اس کو دے دی جاتی ہیں اس کے گناہ غیبت کرنے والے کو دے دیے جاتے ہیں۔ اچھے مسلمان غیبت جیسی گندی باتوں سے بہت دور رہتے ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم میں سے کوئی اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اِس سے تو خود تم نفرت کرتے ہو۔ [سورۂ حجرات: ۱۲]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہو، اور ایمان ابھی ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے، مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو، اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے نہ پڑا کرو، کیونکہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی اس کے ساتھ ویسا ہی ہوگا، اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ معاملہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر میں ذلیل کر دے گا۔

[ابوداؤد: ۴۸۸۰، عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج ہوئی تو میرا گذر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے تھے، جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ نوچ کے زخمی کر رہے تھے، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں، جو ایسے عذاب میں مبتلا ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں، جو زندگی میں لوگوں کے گوشت کھایا کرتے تھے یعنی اللہ کے بندوں کی پیٹھ پیچھے برائی کیا کرتے تھے اور ان کو ذلیل و رسوا کیا کرتے تھے۔ [ابوداؤد: ۴۸۷۸، عن انس رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے کسی بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جس سے اس کو ناگواری ہو۔ (بس یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا کہ حضرت اگر میں اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی کا ذکر کروں جو واقعۃً اس میں ہو، تو کیا یہ غیبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غیبت جب ہی تو ہوگی جب کہ وہ برائی اس میں موجود ہو اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں تو پھر یہ بہتان ہوا (اور یہ غیبت سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے)۔ [مسلم: ۶۷۵۸، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

کسی پر ظلم نہ کرنا

دیکھو! یاد رکھنا، کسی پر ظلم نہ کرنا، نہ کسی کو تکلیف پہنچانا، نہ غیبت اور بدگمانی کرنا کیونکہ قیامت کے دن ظلم بدگمانی وغیبت کرنے والے کو اس کے بدلے نیکیاں دینی پڑیں گی، جب نیکی ختم ہوجائے گی تو جس کو تکلیف دی ہے یا غیبت کی ہے یا کوئی اور حق ضائع کیا ہے اس کے گناہ اس کے سر لاد دیئے جائیں گے، ایسے شخص کو حدیث میں مفلس کہا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ تم جانتے ہو مفلس کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوۃ سب لے کر آئے، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا اور کسی پر تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھالیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا، بس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں اور کچھ دوسرے کو مل گئیں اور اگر ان کے حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ [مسلم: ۴۶۷۸، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

حسد مت کرنا

بچو یاد رکھو! کسی سے حسد کبھی مت کرنا، حسد بہت بری بات ہے، حسد کرنا گناہ کبیرہ ہے کسی انسان کی نعمت یعنی اس کے مال ودولت پر اس کی دنیوی واخروی ترقی پر دل سے جلنا اور یہ چاہنا کہ کسی طرح سے یہ نعمت اس سے ختم ہوجائے یہ حسد ہے، حسد ایسی بیماری ہے جو دین کو اس طرح مونڈ دینے والی ہے جیسے اُسترہ سر کے بال کو مونڈ دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حسد کے مرض سے بچو، حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ [ابوداؤد: ۴۹۰۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]